

شان و کراماتِ غوثِ اعظم

گیارہویں شریف میں
ہونے والا
بیان

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

دُرود شریف کی فضیلت

مدینے کے سلطان، رَحْمَتِ عالمیان صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جَنَّتِ نِشَان ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک فَرِشْتہ میری قبر پر مُقَرَّر فرمایا ہے، جسے تمام مَخْلُوْق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے، تو وہ مجھے اُس کا اور اُس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے کہ، فُلاں بن فُلاں نے آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اس وَقْتُ دُرودِ پاک پڑھا ہے۔ (مسند البزار، ۴/۲۵۵، حدیث: ۱۴۲۵)

اُن پر دُرود جن کو کس بے کسناں کہیں
اُن پر سلام جن کو خَبر بے خَبر کی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِيْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَوَاب کی خَاطِرِ بَیَانِ سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”ذِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ“ ”مُسلماں کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔“ (۱)

دو مَدَنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) حتیٰ اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیانِ سُننے کی نیتیں

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بَیَانِ سُنُّو گے۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی

خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ﴿فَرَوْرَ تَائِسْمَتْ سَرَّكَ﴾ کر دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کروں گا۔ ﴿دَهَكَ وَغَيْرَهُ لَكَ تَوَضَّرَ﴾ کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ﴿صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ، اُذْكُرُوا اللَّهَ، تَوَبُّوا إِلَى اللَّهِ﴾ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا۔ ﴿بَيَانُ﴾ کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بیان کرنے کی نیتیں

میں بھی نیت کرتا ہوں ﴿اللہ عَزَّ وَجَلَّ﴾ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا۔ ﴿دیکھ کر بیان کروں گا۔﴾ پارہ 14، سُورَةُ النَّحْلِ، آیت 125: ﴿ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ ﴿تَرْجَمَةُ كُنْزِ الْاِيْمَانِ﴾ اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے) اور بخاری شریف (حدیث 3461) میں وارد اس فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”بَلِّغُوا عَنِّيْ وَلَوْ اِیَّةً“ (یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو) میں دیئے ہوئے احکام کی پیروی کروں گا۔ ﴿نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا۔﴾ اشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مُشْکِلُ الْاَلْفَاظ بولتے وقت دل کے اخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی ابْنِی عَلَیَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ﴿مدنی قافلے، مدنی انعامات، نیز علا قائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَتِ دِلَاوَلں گا۔﴾ تہنّہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ﴿فَظَرِ کِحَفَاظَتِ کَاذِبِنَ بِنَانِے کی خاطر حتّٰی الْاِمْکَانِ نگاہیں نیچی رکھوں گا۔﴾

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں، میں آپ کے سامنے سَرَّ مَیْنِ بَعْدِ اَدْرِ اپنے

مزارِ پُر انوار میں آرام فرما اس مقدّس ہستی کا ذکرِ خیر کرنے کی سعادت حاصل کروں گا، جنہیں دُنیا غوثِ اعظم کے نام سے جانتی ہے۔ سب سے پہلے ہم سرکارِ بغداد، حُضُوْر غوثِ پاک رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی ایک عَظِیْمُ الشَّانِ کرامت سنیں گے، جس میں آپ کی دُعا کی بَرَکت سے ایک تاجر کی تَقْدِیْر بدل جاتی ہے اور وہ ڈاکوؤں کے چُنگل میں پھنسنے سے مَحْفُوْظ رہتا ہے۔ اس کے بعد ہم، آپ کے نام و نَسَب، آپ کا حُلِیَہ اور آپ کے مقام و مرتبہ کے بارے میں سنیں گے۔ اس کے بعد جنگل میں ایک مُصِیْبَت زدہ شخص کی پُکار پر آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی دادرسی فرمانے کا وَاَقْعہ بھی سَماعت کریں گے اور اسی ضَمَن میں یہ بھی سنیں گے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگنا شرعاً دُرست ہے یا نہیں؟ دُرست ہے تو قرآنِ کریم میں اس کا کیا ثبوت ہے؟ اس کے بعد اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سرکارِ بغداد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْجَوَاد کی وہ مشہور کرامت بھی سنیں گے جس میں آپ نے 12 سال پہلے دُوب جانے والی بارات پر مُشْتَمِل کشتی کو زندہ مسافروں سمیت دریا سے باہر نکالا تھا، اس کے بعد قرآنِ مجید کی روشنی میں یہ سنیں گے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کوئی اور مُردے کو زندہ کر سکتا ہے یا نہیں؟ اس کے بعد غوثِ پاک رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے علی مرتبے کے بارے میں بھی سنیں گے۔ نیز اس ضَمَن میں بھی ایک واقعہ آپ کے گوش گزار کروں گا کہ سرکارِ بغداد رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے آؤنی سی نَسَبت بھی بندے کی بگڑی سَنوار دیتی ہے۔ آخر میں ناخُن تراشنے کے مدنی پھول بھی آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

أَبُو الْبَلْطَفِّ حَسَن نامی ایک تاجر نے حضرت سَیِّدُنا شیخ حَمَّاد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْجَوَاد کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: حُضُوْر! میں تجارت کیلئے قافلے کے ہمراہ ملکِ شام جا رہا ہوں، آپ سے دُعا کی دَرخواست ہے۔ سَیِّدُنا شیخ حَمَّاد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْجَوَاد نے فرمایا: ”آپ اپنا سَفَر مُتَوَی کر دیجئے، اگر گئے تو ڈاکو سارامال بھی لوٹ لیں گے اور آپ کو قتل بھی کر ڈالیں گے۔“ تاجر یہ سُن کر بڑا گھبراہٹا، اسی پریشانی کے عالم میں واپس

آ رہا تھا کہ راستے میں حضورِ غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ مل گئے، پوچھا کیوں پریشان ہیں؟ اُس نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ارشاد فرمایا: پریشان نہ ہوں، شوق سے ملکِ شام کا سفر کیجئے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سب بہتر ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ قافلے کے ساتھ روانہ ہو گیا، اُسے کاروبار میں بہت نفع ہوا، وہ ایک ہزار (1000) اشرفیوں کی تھیلی لیے ملکِ شام کے شہر ”حلب“ پہنچا۔ اتفاقاً وہ اشرفیوں کی تھیلی کہیں رکھ کر بھول گیا، اسی فکر میں نیند نے غلبہ کیا اور سو گیا۔ اُس نے ایک ڈراونا خواب دیکھا کہ ڈاکوؤں نے قافلے پر حملہ کر کے سارا مال لوٹ لیا ہے اور اسے بھی قتل کر ڈالا ہے! خوف کے مارے اُس کی آنکھ کھل گئی، گھبرا کر اٹھا تو وہاں کوئی ڈاکو وغیرہ نہ تھا۔ اب اُسے یاد آیا کہ اشرفیوں کی تھیلی اُس نے فلاں جگہ رکھی ہے، جھٹ وہاں پہنچا تو تھیلی مل گئی۔ خوشی خوشی بغداد شریف واپس آیا۔ اب سوچنے لگا کہ پہلے غوثِ الاعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ سے ملوں یا شیخ حماد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ سے! اتفاقاً راستے میں ہی سیدنا شیخ حماد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ مل گئے اور دیکھتے ہی فرمانے لگے: ”پہلے جاکر غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ سے ملو کہ وہ محبوبِ ربانی ہیں، انہوں نے تمہارے حق میں ستر (70) بار دُعا مانگی تھی جس کی برکت سے تمہاری تقدیر بدلی، جس کی میں نے خبر دی تھی، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے ساتھ ہونے والے واقعے کو غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ کی دُعا سے بیداری سے خواب میں مُنتَقِل کر دیا۔“ چنانچہ وہ بارگاہِ غوثیت مآب میں حاضر ہوا۔ غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ نے دیکھتے ہی فرمایا: واقعی میں نے تمہارے لیے ستر (70) مرتبہ دُعا مانگی تھی۔ (نہجۃ الاسرار ص ۶۲)

در پر جو تیرے آگیا بغداد والے مرشد
مَن کی مُرادیں پا گیا بغداد والے مرشد
جب بھی تڑپ کے کہہ دیا یا غوث المدتب
امداد کو تُو آگیا بغداد والے مرشد
دیدار بھی کرا دے مجھے کلمہ بھی پڑھا دے
اب وقتِ رحلت آگیا بغداد والے مرشد
عظا آ کے کاش! یہ دربار میں کہے پھر
بغداد میں پھر آگیا بغداد والے مرشد

سلطانِ ولایت	غوثِ پاک
شہبازِ خطابت	غوثِ پاک
سرتاجِ شریعت	غوثِ پاک
اللہ کی رحمت	غوثِ پاک
ہیں صاحبِ عزت	غوثِ پاک
مرحبایا غوثِ پاک	مرحبایا غوثِ پاک
مرحبایا غوثِ پاک	مرحبایا غوثِ پاک
لیوں پہ حکومت	غوثِ پاک
فانوسِ ہدایت	غوثِ پاک
ہیں رب کی نعمت	غوثِ پاک
ہیں باعثِ برکت	غوثِ پاک
ہیں بحرِ سخاوت	غوثِ پاک
مرحبایا غوثِ پاک	مرحبایا غوثِ پاک
مرحبایا غوثِ پاک	مرحبایا غوثِ پاک

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ کی شان کس قدر بلند ہے کہ آپ کی دُعا سے تقدیریں بدل جاتی ہیں اور بگڑے کام سنور جاتے ہیں۔ اللہُ اَکْبَر! بارگاہِ الہی عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندوں کی شان اور دربارِ خُداوندی میں اِن کی مقبولیت کا کیا کہنا؟ کہ اِن کی نظرِ عنایت سے حقیقت میں پیش آنے والے نقصانِ دہ واقعے کو خواب میں بدل دیا گیا۔ آئیے محبوبِ سُبْحانی، غوثِ صمدانی، سیدنا غوثِ اعظم جیلانی قُدس سرُّہُ النُّوْرانی کی شان و عظمت اور آپ کی مُبارک زندگی کے بارے میں کچھ سنتے ہیں۔

غوثِ اعظم کا نام اور نسب

حضرت سیدنا غوثِ اعظم، شیخ عبد القادر جیلانی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ کی ولادت باسعادت، یکم رمضان ۴۸۱ھ کو جیلان میں ہوئی۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی کُنیت ابو محمد ہے اور مُنحی الدِّین، محبوبِ سُبْحانی، غوثِ اعظم، غوثِ ثقلین وغیرہ آپ کے القاب ہیں۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے والد

بُڑے گوار کا نام حضرت سیدنا ابوصالح موسیٰ جنگی دوست اور والدہ محترمہ کا نام اُمّ الخیر فاطمہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا ہے، آپ والد کی طرف سے حسنی اور والدہ ماجدہ کی طرف سے حسینی سید ہیں۔

تُو حُسینی حسنی کیوں نہ مَحی الدین ہو
اے خضر مَجْمَعِ بَحْرین ہے چشمہ تیرا
(حدائقِ بخشش، ص ۱۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ اعظم کا حلیہ اور مقام و مرتبہ

آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا حلیہ بیان فرماتے ہوئے شیخ امام، حَضْرَةُ الْعَلَّام، أَبُو عَبْدِ اللہِ بنِ اَحْمَد بنِ اَبْنِ اَمَہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: شیخ الاسلام، سُلْطَانُ الْاَوَلِیَّاء، مُصْحِی الدِّیْن، سَیِّدُ عَبْدِ الْقَادِرِ جِبِلَّانی قُدْسِ سِرُّہُ النُّوْرَانِ نازک بدن، میانہ قد، کُشَادَہ سَیْنَہ، کُشَادَہ اور طَوِیْل داڑھی، گندمی رنگ کے مالک تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے ابرو ملے ہوئے، آواز مبارک بلند اور چہرہ نہایت ہی حَسِین تھا۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نہایت ہی ذہین تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے عِلْم کے حُصُول میں بہت کوششیں کیں۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے بہت سے علمائے وقت اور مَشائِخِ زمانہ سے عِلْم حاصل کیا۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وقت کے مَشائِخِ اور اَوَلِیَّاء کی صحبتوں میں رہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اپنے زمانے کے علما اور مَشائِخ میں سب سے بڑے مرتبے پر فائز ہوئے۔ تَحْصِیْلِ عِلْم کے لیے آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے بہت سی مَشَقَّتیں اور مَصَائِب برداشت کیں۔ آخر کار آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ دُیُوی مُعَامَلَات سے لَا تَعَلُّش ہو کر یادِ الہی اور وَعْظ و نَصِیحت میں مشغول ہو گئے۔ اسی زمانے میں آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ، اِمَامُ الْقَرِیْقَیْن، مُعَلِّمُ الطَّرْفَیْن، غَوْثُ الثَّقَلَیْن، کے القاباتِ جلیلہ سے مشہور ہو گئے تھے۔ زمانے بھر میں

آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے مَنَاقِب روشن ہو گئے، دین کے مَنَاصِب آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی وجہ سے عیاں (یعنی ظاہر) ہو گئے، عِلْم کے مَرَاتِب آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے سبب بَلَد ہونے لگے اور شریعت کے لشکر آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے سبب قُوَّت پانے لگے۔ عُلَمَا کی بہت بڑی تعداد نے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی طرف رُجُوع کیا اور آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے شَرَف تَكْوِیْن (شاگردی کا شرف) حاصل کیا، بہت سے فَقَرَاء، بڑے بڑے عُلَمَا اور عالی مَرَاتِب پیرانِ عظام نے بھی، آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے خِرْقَةِ خِلَافَت حاصل کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ بعض نے بِنَفْسِ نَفِیْس آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی بارگاہ میں حاضری دی اور آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے مُبارک ہاتھوں سے خِرْقَةِ خِلَافَت کی پوشاک پہنی اور اپنے جِسْم و رُوح کو سَرشار کیا اور جو حضرات خود آنے سے قاصر تھے انہوں نے اپنے قاصد بھیج کر آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے خِلَافَت حاصل کی۔ (نزهة الخاطر الفائد، عربی، ص ۲۰، ۱۹ ملخصاً)

شہنشاہ	بغداد	یاغوث	اعظم	سنو	میری	فریاد	یاغوث	اعظم
بلا	لیجے	بغداد	یاغوث	اعظم	سنائی	ہے	روداد	یاغوث
مرے	قلب	سے	حُب	دنیا	کی	مرشد	یاغوث	اعظم
عدو	تو	مخالف	تھے	پہلے	ہی	سے	اب	یاغوث
گناہوں	نے	مجھ	کو	کہیں	کا	نہ	چھوڑا	یاغوث
مجھے	نفس	ظالم	پہ	کر	دبچے	غالب	یاغوث	اعظم
دم	نزع	دیدار	کی	بھیک	دینا	چلے	جاں	مری
گرفتار	رنج	و	بلا	یہ	گدا	ہے	یاغوث	اعظم
یہ	عطار	میرا	ہے	مرشد	خدارا	سنا	دو	یہ
						ارشاد	یاغوث	اعظم

غوثِ پاک	سلطانِ ولایت
غوثِ پاک	شہبازِ خطابت
غوثِ پاک	سرتاجِ شریعت
غوثِ پاک	اللہ کی رحمت
غوثِ پاک	ہیں صاحبِ عزت
غوثِ پاک	مرحبایا غوثِ پاک
غوثِ پاک	مرحبایا غوثِ پاک

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیڑوں کے پیڑ، پیرِ دُستِ گدیز، مرشدِ شمسِ ضعیف، قُطبِ ربّانی، محبوبِ سبحانی، غوثِ صمدانی، قندیلِ نورانی، شہبازِ لامکانی، پیرِ پیراں، میرِ میراں، الشیخ ابو محمد سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ التَّوَرٰنی علی میدان کے شہسوار ہونے کے علاوہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے برگزیدہ ولی اور کَوْنِیوِہ الکراماتِ بزرگ بھی ہیں۔ چنانچہ

اِمَامُ الْعُلَمَاء، حضرت عَلَّامَہ علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی بیان فرماتے ہیں: سَیِّدُنا شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ التَّوَرٰنی کی کراماتِ حدِّ تو اثر سے بھی زائد ہیں۔ اور اس بات پر علماء کا اتفاق ہے کہ جتنی کرامات آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ظاہر ہوئیں ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے علاوہ کسی بھی صاحبِ ولایت سے ظہور میں نہیں آئیں۔ (نزهة الخاطر الفائد، عربی، ص ۲۳)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی ذاتِ بابرکت تو کرامات و کمالات کا منبع ہے ہی، صرف آپ کے نام مبارک کی یہ برکت ہے کہ جہاں پکارا جائے مُؤذِنِ جانوروں سے جھجکا رمل جاتا ہے۔ چنانچہ

منقول ہے کہ جو شخص شیر کے سامنے آئے اور حُضُورِ غُوثِ الاعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْمَرِ کا نام لے شیر اُس پر حملہ آور نہیں ہو گا۔ اور جو شخص ایسی زمین میں مَوْجُود ہو کہ جہاں مچھروں کی بہتات ہو تو وہاں، حُضُورِ غُوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْمَرِ کا نام نامی لے اور اس کا ذکر کرے تو آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے نام نامی کی بَرَکَت سے وہ اس آفت سے محفوظ رہے گا۔ (نزهة الخاطر الفائد، ص ۲۵) آئیے آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی مزید کرامات اور آپ کی شان و عَظَمَت کا ذکر سنتے ہیں۔ چنانچہ،

دل میری مٹھی میں ہیں

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ”جَنّات کا بادشاہ“ کے صفحہ 5 پر تحریر فرماتے ہیں:

حضرت سَیِّدُنا مُعَرَّبُاُمَرِ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں، ایک بار جُمُعَةُ الْمُبَارَک کے روز میں حضورِ غُوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْمَرِ کے ساتھ جامعِ مسجد کی طرف جا رہا تھا، میرے دل میں خیال آیا کہ خَیْرَت ہے، جب بھی میں مُرشد کے ساتھ جُمُعہ کو مسجد کی طرف آتا ہوں تو سلام و مُصَافَحہ کرنے والوں کی بھیر بھار کے سبب گزرنا مشکل ہو جاتا ہے، مگر آج کوئی نظر تک اٹھا کر نہیں دیکھتا! میرے دل میں اس خیال کا آنا ہی تھا کہ حُضُورِ غُوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْمَرِ میری طرف دیکھ کر مُسکرائے اور بس، پھر کیا تھا! لوگ لپک لپک کر مُصَافَحہ کرنے کے لیے آنے لگے، یہاں تک کہ میرے اور مُرشدِ کریم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الرَّحِیْم کے درمیان ایک ہُجُوم حائل ہو گیا۔ میرے دل میں آیا کہ اس سے تو وہی حالت بہتر تھی۔

دل میں یہ خیال آتے ہی آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے مجھ سے فرمایا: اے عُمر! تم ہی تو ہُجُوم کے طلبگار تھے، تم جانتے نہیں کہ لوگوں کے دل میری مٹھی میں ہیں، اگر چاہوں تو اپنی طرف مائل کر لوں اور چاہوں تو دُور کر دوں۔ (بَهجَةُ الاسرار ص ۱۴۹)

کنجیاں دل کی خُدا نے تجھے دیں ایسی کر
کہ یہ سینہ ہو مَحَبَّت کا خَزینہ تیرا
نَزَع میں، گور میں، میزاں پہ، سرپل پہ کہیں
نہ جھٹے ہاتھ سے دامنِ معلیٰ تیرا
دُھوپِ محشر کی وہ جاں سوز قیامت ہے مگر
مطمئن ہوں کہ مرے سر پہ ہے پلا تیرا

سلطانِ ولایت	غوثِ پاک	ولیوں پہ حکومت	غوثِ پاک
شہبازِ خطابت	غوثِ پاک	فانوسِ ہدایت	غوثِ پاک
سرتاجِ شریعت	غوثِ پاک	ہیں رب کی نعمت	غوثِ پاک
اللہ کی رحمت	غوثِ پاک	ہیں باعثِ برکت	غوثِ پاک
ہیں صاحبِ عزت	غوثِ پاک	ہیں بحرِ سخاوت	غوثِ پاک
مرحبایا غوثِ پاک		مرحبایا غوثِ پاک	
مرحبایا غوثِ پاک		مرحبایا غوثِ پاک	

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

المددیا غوثِ اعظم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری
رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنے مبارک رسالے "جَنّاتِ کابادشاہ" میں لکھتے ہیں:

حَضْرَتِ بِشْرِ قَرْنِیَّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کَایان ہے کہ میں شکر سے لدے ہوئے 14 اُونٹوں سمیت

ایک تجارتی قافلے کے ساتھ تھا۔ ہم نے رات ایک خوف ناک جنگل میں پڑاؤ کیا، شب کے ابتدائی حصے میں میرے چار لدے ہوئے اونٹ لاپتہ ہو گئے، جو تلاشِ بسیار (یعنی کافی تلاش کرنے) کے باوجود نہ ملے۔ قافلہ بھی کوچ کر گیا، شُربان (یعنی اونٹ ہانکنے والا) میرے ساتھ رُک گیا۔ صُبح کے وقت مجھے اچانک یاد آیا کہ میرے پیرومرشد، سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے مجھ سے فرمایا تھا: ”جب بھی تو کسی مُصِیبت میں مُبتلا ہو جائے تو مجھے پکار، اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ وہ مُصِیبت جاتی رہے گی۔“ چنانچہ میں نے یوں فریاد کی: ”یا شَیخُ عَبْدِ الْقَادِر! میرے اونٹ گم ہو گئے ہیں۔“ یکایک جانبِ مشرق ٹیلے پر مجھے سفید لباس میں ملبُوس ایک بُڑھگ نظر آئے، جو اشارے سے مجھے اپنی جانب بلارہے تھے۔ میں اپنے شُربان کو لے کر جوں ہی وہاں پہنچا تو وہ بُڑھگ نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔ ہم ادھر ادھر حیرت سے دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک وہ چاروں گمشدہ اونٹ ٹیلے کے نیچے بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ پھر کیا تھا ہم نے فوراً انہیں پکڑ لیا اور اپنے قافلے سے جا ملے۔ (بہجۃ الاسرار ص ۱۹۶)

نمازِ غوثیہ کا طریقہ

حَضْرَتِ سَیِّدِنا شَیخُ اَبُو الْحَسَنِ عَلِیُّ حَبْرًا رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ کو جب گمشدہ اونٹوں والا واقعہ بتایا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے حضرت شیخ اَبُو الْقَاسِمِ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ نے بتایا کہ میں نے سَیِّدِنا شَیخُ مُحَمَّدُ الدِّیْنِ عَبْدُ الْقَادِرِ جیلانی قُدَّسَ سِرُّہُ التَّوَرٰنِ کو فرماتے سنا ہے: جس نے کسی مُصِیبت میں مجھ سے فریاد کی، وہ مُصِیبت جاتی رہی، جس نے کسی سختی میں میرا نام پکارا، وہ سختی دُور ہو گئی، جو میرے وسیلے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرے وہ حاجت پوری ہوگی۔ جو شخص دو رَكَعَتِ نفل پڑھے اور ہر رَكَعَت میں اَلْحَمْدُ شریف کے بعد قُلْ هُوَ اللہُ شریف 11، 11 بار پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود و سلام بھیجے، پھر بغداد شریف کی طرف 11 قدم چل کر (پاک و ہند سے بغداد شریف کی سمت مغرب و شمال کے تقریباً بیچوں بیچ ہے) میرا نام پکارے اور اپنی حاجت بیان کرے، اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ

دَجَلٌ وہ حاجت پوری ہوگی۔

(بَهْجَةُ الاسرار ص ۱۹۷، زبدة الآثار للشيخ عبدالحق الدهلوی ص ۱۰۹ بکسلنگ کمپنی بمبئی)

آپ جیسا پیر ہوتے کیا غرض در در پھروں
گو ذلیل و خوار ہوں بدکار و بدکردار ہوں
غوثِ اعظم! آئیے میری مدد کے واسطے
آفتیں بھی دور ہوں، رنج و بلا کافور ہوں
اذن دو بغداد کا ہر اک عقیدت مند کو
آپ سے سب کچھ ملایا غوثِ اعظم دشت گیر
آپ کا ہوں آپ کا یا غوثِ اعظم دستگیر
دشمنوں میں ہوں گھرا یا غوثِ اعظم دستگیر
از طفیل مصطفیٰ یا غوثِ اعظم دستگیر
گیارہویں والے پیا یا غوثِ اعظم دستگیر

سلطانِ ولایت	غوثِ پاک
شہبازِ خطابت	غوثِ پاک
سرتاجِ شریعت	غوثِ پاک
اللہ کی رحمت	غوثِ پاک
ہیں صاحبِ عزت	غوثِ پاک
مرحبایا غوثِ پاک	
مرحبایا غوثِ پاک	
ولیوں پہ حکومت	غوثِ پاک
فانوسِ ہدایت	غوثِ پاک
ہیں رب کی نعمت	غوثِ پاک
ہیں باعثِ برکت	غوثِ پاک
ہیں بحرِ سخاوت	غوثِ پاک
مرحبایا غوثِ پاک	
مرحبایا غوثِ پاک	

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے یہ سن کر کسی کو یہ وسوسہ آئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی سے مدد مانگنی ہی نہیں چاہیے، کیونکہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ مدد کرنے پر قادر ہے تو پھر غوثِ پاک یا کسی اور بُزرگ سے مدد کیوں مانگیں؟ جو اباً عرض ہے کہ یہ شیطان کا خطرناک ترین وار ہے اور اس طرح وہ

نہ جانے کتنے لوگوں کو گمراہ کر دیتا ہے۔ حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی غیر سے مدد مانگنے سے منع ہی نہیں فرمایا، بلکہ قرآنِ کریم میں جگہ بہ جگہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دوسروں سے مدد مانگنے کی اجازتِ مَرَمَّت فرمائی ہے، ہر ہر طرح سے قادرِ مُطْلَق ہونے کے باوجود بذاتِ خود اپنے بندوں سے دینِ حق کی مدد کیلئے ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ چنانچہ پارہ 26 سورہٴ محمد کی آیت نمبر 7 میں ارشاد ہوتا ہے:

إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ تَزَجَّهَ كَنْزُ الْإِيْمَانِ : اِگر تم دینِ خُدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد (پ ۲۶، محمد: ۷) کرے گا۔

حضرت عیسیٰ نے دوسروں سے مدد مانگی

حضرت سَیِّدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلَیْہِ سَلَامٌ نے اپنے حواریوں سے مدد طلب فرمائی، چنانچہ پارہ 28 سُورَةُ الصَّف کی چودھویں آیتِ کریمہ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِّلْحَوَارِیِّنَ مَنْ أَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِیُّونَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ (پ ۲۸، الصف: ۱۴) حواری بولے ہم دینِ خُدا کے مددگار ہیں۔

حضرت موسیٰ نے بندوں کا سہارا مانگا

حضرت سَیِّدنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ سَلَامٌ کو جب تبلیغ کے لیے فرعون کے پاس جانے کا حکم ہوا تو انہوں نے بندے کی مدد حاصل کرنے کے لیے بارگاہِ خُدا اَوْنَدی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی:

وَاجْعَلْ لِّی وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِی ۙ هَٰرُونَ ۙ اَخِی ۙ اَشْدُّ دُبَّہٗ اَزِّی ۙ (۲۹) میں سے ایک وزیر کر دے۔ وہ کون، میرا بھائی ہارون،

(پ ۱۶، طہ: ۳۱، ۲۹) اس سے میری کُر مضبوط کر۔

پارہ 28 سُورَةُ التَّحْرِيمِ کی چوتھی آیتِ مبارکہ میں ارشادِ باری عَزَّوَجَلَّ ہے:

فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ
الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ ﴿٣﴾
جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر
(پ ۲۸، التحريم: ۳) ہیں۔

انصار کے معنی مددگار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! قرآنِ پاک بالکل صاف صاف لفظوں میں بہ
بانگِ دُہل یہ اعلان کر رہا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تو مددگار ہے ہی مگر، بِإِذْنِ پروردگار عَزَّوَجَلَّ، ساتھ ہی
ساتھ جبریل امین عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَقْبُول بندے (اُمیائے کرام عَلَيْهِم الصَّلَاةُ
وَالسَّلَام اور اولیائے عَظَام رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِم) اور فرشتے بھی مددگار ہیں۔ اب تو اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ یہ
وَسَوْسَہ جڑ سے کٹ جائے گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی مدد کر ہی نہیں سکتا۔ مزے کی بات تو یہ ہے کہ
جو مسلمان مَنَّہ مَنَّوْهُ (زَادَهَا اللَّهُ شَرَفًا وَتَعْظِيمًا) سے ہجرت کر کے مدینہ مَنَوْرَہ (زَادَهَا اللَّهُ شَرَفًا وَتَعْظِيمًا)
پہنچے وہ مہاجر کہلائے اور اُن کے مددگار اَنصَار کہلائے اور یہ ہر سمجھ دار جانتا ہے کہ ”اَنصَار“ کے لغوی
معنی ”مددگار“ ہیں۔

ۛ اللہ کرے دل میں اُتر جائے مری بات

اہلُ اللہ زندہ ہیں

اب شاید شیطان دل میں یہ ”وسوسہ“ ڈالے کہ زندوں سے مدد مانگنا تو دُڑست ہے، مگر بعدِ
وفات مدد نہیں مانگنی چاہیے۔ آیتِ ذیل اور اس کے بعد والے مضمون پر غور فرمائیں گے تو اِنْ شَاءَ

اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس وَسَّے کی جڑ بھی کٹ جائے گی۔ چنانچہ پارہ 2 سورة البقرة آیت نمبر 154 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَرَجَّهَ كَنْزُ الْإِيمَانِ : اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں اَمَواتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿۱۵۴﴾ انہیں مُردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔

(پ ۲، البقرة: ۱۵۴)

انبیاءِ حیات ہیں

جب شہداء کی زندگی کا یہ حال ہے تو انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جو کہ شہیدوں سے مرتبہ و شان میں بِاِلْتِاقِ اَعْلٰی اور برتر ہیں، اُن کے حیات (یعنی زندہ) ہونے میں کیوں کر شبہ کیا جاسکتا ہے۔

حضرت سیدنا امام بیہقی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی نے حیاتِ انبیاء کے بارے میں ایک رسالہ لکھا ہے اور ”دَلَائِلُ النُّبُوَّة“ میں فرماتے ہیں کہ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام شہداء کی طرح، اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے پاس زَندہ ہیں۔ (الْحَاوِی لِلْفَتْاوی لِلشیوٰطی ج ۲ ص ۲۶۳، دَلَائِلُ النُّبُوَّة لِلبیہقی، ج ۲، ص ۸۸ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اولیاءِ حیات ہیں

حَضَرَتِ شَہِداءِ اللّٰہ، مُحَرَّرَتِ دِہلَوِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی ”ہمعات“ کے ہمہ نمبر 11 میں گیارہویں والے غَوَثِ پاک رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی شانِ عَظَمَتِ نشان بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں: حضرت مُعْجِ الدِّیْنِ عَبْدُ الْقَادِرِ جِیْلَانِی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اَنْدُ وَلِیْہِذَا کُفِّتَہ اَنْدُ کہ اِیْشَانِ دَرِ قَبْرِ حُوْذِ مِثْلِ اَحْیَاءِ تَصَرُّفُ صِیْ کُنْتَد۔ ترجمہ: وہ شیخ مُعْجِ الدِّیْنِ عَبْدُ الْقَادِرِ جِیْلَانِی قُدَّسَ سِرُّہُ النُّوْدَانِی ہیں، لہذا کہتے ہیں کہ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اپنی قَبْرِ شَرِیف میں زَندوں کی طرح تَصَرُّف کرتے ہیں (یعنی زندوں ہی کی طرح باختیار ہیں)

(ہمعات ص ۶۱، اکادمیۃ الشاہ ولی اللہ الدہلوی باب الاسلام حیدرآباد)

حُكْمُ نَافِذٌ هَے تَرَا خَامَه تَرَا سَیْف تَرِی

دَم میں جو چاہے کرے دَوْر هے شہا تیرا

یہ بات ذہن نشین رہے کہ قرآن و حدیث میں کہیں بھی یہ نہیں فرمایا گیا کہ صرف زندوں ہی سے مدد مانگنا دُرست ہے، مُردوں سے نہیں، اَلْبَتَّہٗ اَنْبِیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اولیائے عَظَام رَحْمَتُہُم اللہُ تَعَالٰی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عَطَا سے حَیَات (یعنی زندہ) ہوتے ہیں اور اُسی رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کی عَطَا سے مدد بھی فرماتے ہیں۔ ہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عَطَا کے بغیر کوئی نبی یا ولی ایک ذَرَّہ بھی نہیں دے سکتا، نہ ہی کسی کی مدد کر سکتا ہے۔

امام اعظم نے سرکار سے مدد مانگی

کروڑوں خَنفیوں کے پیشوا، حضرت سَیِّدُنَا امام اَعْظَم اَبُو حَنِیْفہ رَحْمَتُہُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ، بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں مدد کی دَرخواست کرتے ہوئے ”قَصِیْدَ کُتُبِ اَعْمَان“ میں عرض کرتے ہیں:

يَا اَكْرَمَ الثَّقَلَيْنِ يَا كَنْزَ الْوَرَى جُدْ بِجُودِكَ وَاَرْضِنِي بِرِضَاكَ
اَنَا طَامِعٌ بِالْجُودِ مِنْكَ لَمْ يَكُنْ لِابْنِ حَنِيفَةَ فِي الْاَنَامِ سِوَاكَ

یعنی اے جِنِّ وَاُنْس سے بہتر اور نِعْمَتِ الہی عَزَّوَجَلَّ کے خزانے! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو آپ کو عنایت فرمایا ہے، اُس میں سے مجھے بھی عطا فرمائیے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو جو راضی کیا ہے، آپ مجھے بھی راضی فرمائیے۔ میں آپ کی سَخاوت کا امیدوار ہوں، آپ کے سوا اَبُو حَنِیْفہ کا مَخْلُوق میں کوئی نہیں۔

امام بُوَصْرِی نے مدد مانگی

حضرت سیدنا امام شرف الدین بُو صِدِّی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اٰیْہِہٖ سَلَامُ اپنے شہرہ آفاق ”قَصِیْدَ کَہْ بُرْدَہ“ میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مدد کی درخواست کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں:

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِي مَنْ الْوُدِّ بِہٖ سَوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَبَمِ
اے تمام مخلوق سے بہتر، میرا آپ کے سوا کوئی نہیں جس کی میں پناہ لوں مُصِیْبَت کے وقت۔
حاجی اَمْدَادُ اللّٰہ مہاجر کی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اٰیْہِہٖ سَلَامُ اپنے دیوان ”نَالِہٖ اَمْدَاد“ میں عرض گزار ہیں:

لگا تکیہ گناہوں کا پڑا دن رات سوتا ہوں مجھے اب خوابِ غفلت سے جگا دو یا رَسُوْلُ اللّٰہ
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(جَنّت کا بادشاہ، ص ۵-۱۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ بَغْدَاد، حُضُوْرِ غَوْثِ پَاک رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی کرامات میں سے مُردوں کو زندہ کرنا بھی ہے۔ چنانچہ،

دُوبی ہوئی بارات

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ”مُنّے کی لاش“ کے صفحہ 8 پر تحریر فرماتے ہیں:

ایک بار سرکارِ بَغْدَاد، حُضُوْرِ سَیِّدِنَا غَوْثِ الْاَعْظَمِ عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَكْرَمِ دَریا کی طرف تشریف لے گئے، وہاں ایک بڑھیا کو دیکھا جو زار و قطار رو رہی تھی۔ ایک مُرید نے بارگاہِ غوثیت میں عرض کی: یا مُرشدی! اِس ضعیفہ کا اِکھوتا اِخوَبُو د بیٹا تھا، بے چاری نے اُس کی شادی رچائی، دُولہا نکاح کر کے دُہن کو اِسی دَریا میں کشتی کے ذریعے اپنے گھر لارہا تھا کہ کشتی اُلٹ گئی اور دُولہا دُہن سمیت ساری بارات دُوب گئی۔ اِس واقعے کو آج بارہ برس گزر چکے ہیں، مگر ماں کا جگر ہے، بے چاری کا غم جاتا نہیں ہے، یہ

روزانہ یہاں دریا پر آتی اور بارات کو نہ پا کر رو دھو کر چلی جاتی ہے۔ حضورِ غوثِ الاعظم علیہ رحمۃ اللہ انکرم کو اس ضعیفہ (یعنی بڑھیا) پر بڑا ترس آیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھادیئے، چند منٹ تک کچھ بھی ظہور نہ ہوا، بے تاب ہو کر بارگاہِ الہی عزوجل میں عرض کی: یا اللہ عزوجل! اس قدر تاخیر کیوں؟ ارشاد ہوا: ”اے میرے پیارے! یہ تاخیر خلافِ تقدیر و تدبیر نہیں ہے، ہم چاہتے تو ایک حکم کن سے تمام زمین و آسمان پیدا کر دیتے مگر بمقتضائے حکمت چھ دن میں پیدا کئے، بارات کو دُوبے 12 سال بیت چکے ہیں، اب نہ وہ کشتی باقی رہی ہے نہ ہی اس کی کوئی سواری، تمام انسانوں کا گوشت وغیرہ بھی دریائی جانور کھا چکے ہیں، ریزے ریزے کو اجزائے جسم میں اکٹھا کروا کر دوبارہ زندگی کے مرحلے میں داخل کر دیا ہے، اب ان کی آمد کا وقت ہے“ ابھی یہ کلامِ احتیاط کو بھی نہ پہنچا تھا کہ یکایک وہ کشتی اپنے تمام تر ساز و سامان کے ساتھ مع دُولہا دُلہن و براتی سطحِ آب پر نمودار ہو گئی اور چند ہی لمحوں میں کنارے آگئی، تمام براتی سرکارِ بغداد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دعائیں لے کر خوشی خوشی اپنے گھر پہنچے۔ اس کرامت کو سن کر بے شمار کفار نے آکر سیدنا غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ انکرم کے دشتِ حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ (سلطان الانکار فی مناقب غوثِ الابراہ، لشاہ محمد بن

الہمدنی)

نکالا ہے پہلے تو دُوبے ہوؤں کو
اور اب دُوبتوں کو بچا غوثِ اعظم
جسے خلق کہتی ہے پیارا خدا کا
اُسی کا ہے تُو لاڈلا غوثِ اعظم
بھنور میں پھنسا ہے ہمارا سفینہ
بچا غوثِ اعظم بچا غوثِ اعظم

www.dawateislami.net

گیا ہے:

وَأُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَ اُحْيِ الْمَوْتِیَ تَرْجَمَهُ كَنْزُ الْاِیْمَانِ : اور میں شفا دیتا ہوں مادرِ زاد اندھے بِإِذْنِ اللّٰهِ (پ ۳، آل عمران: ۴۹) اور سَیِّد (سَفِید) داغ والے کو اور میں مُردے جلاتا (زندہ

کرتا) ہوں اللہ کے حکم سے۔

اُمید ہے کہ شیطان کا ڈالا ہوا سوسہ جڑ سے کٹ گیا ہو گا، کیوں کہ مسلمان کا قرآن پاک پر ایمان ہوتا ہے اور وہ حکم قرآن کریم کے خلاف کوئی دلیل تسلیم کرتا ہی نہیں۔ بہر حال اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے مقبول بندوں کو طرح طرح کے اِختِیارات سے نوازتا ہے اور بَعَطائے خُداوندی اُن سے ایسی باتیں صادر ہوتی ہیں جو عَقْلِ انسانی کی بلندیوں سے وِہاءُ الوُہا ہوتی ہیں۔ یقیناً اَہْلُ اللّٰہ کے تَصَرُّفات و اِختِیارات کی بلندی کو دُنیا والوں کی پروازِ عَقْل چھو بھی نہیں سکتی۔

سائنسدان کی نظر

دورِ حاضر کا سب سے بڑا سائنسدان ”آئن اسٹائن“ کہہ گیا ہے: ”میں نے ریڈیو دوربین کے ذریعے ایک ایسا کھنگشایا تو دیکھ لیا ہے جو زمین سے دو کروڑ نوری سال دور ہے یعنی روشنی جو فی سیکنڈ ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل طے کرتی ہے، وہاں دو کروڑ سال میں پہنچے گی، مگر جہاں تک کائنات کی سرحدیں معلوم کرنے کا تعلق ہے، اگر میری عمر ایک ملین یعنی دس لاکھ برس بھی ہو جائے تب بھی دریافت نہیں کر سکتا۔“

سائنسدان کے برعکس، خُداے رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ کے ولی، حُضُورِ غُوثِ اَعْظَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْہَم کی نظر کی عَظَمَت و شَآن دیکھئے! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا كَحَزَنَةٍ عَلٰی حُكْمِ التَّصَالِ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے تمام شہر میری نظر میں اس طرح ہیں جیسے ہتھیلی میں رائی کا دانہ)

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بَارِگاہِ غوثیتِ مآب میں عرض کرتے ہیں:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ كَا هِيَ سَايَةُ تَجْهٍ
 بول بالا ہے تَرَا ذِکْرُہے اُونچا تیرا
 مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
 نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا
 تُو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
 جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا
 (حدائقِ بخشش، ص ۲۸)

سلطانِ ولایت	غوثِ پاک	ولیوں پہ حکومت	غوثِ پاک
شہبازِ خطابت	غوثِ پاک	فانوسِ ہدایت	غوثِ پاک
سرتاجِ شریعت	غوثِ پاک	ہیں رب کی نعمت	غوثِ پاک
اللہ کی رحمت	غوثِ پاک	ہیں باعثِ برکت	غوثِ پاک
ہیں صاحبِ عزت	غوثِ پاک	ہیں بحرِ سخاوت	غوثِ پاک
مرحبایا غوثِ پاک		مرحبایا غوثِ پاک	
مرحبایا غوثِ پاک		مرحبایا غوثِ پاک	

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

علمی مرتبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی کا علمی مقام بھی بہت بلند ہے۔ چنانچہ امام ربانی، شیخ عبد الوہاب شہرانی اور شیخ المحدثین، عبد الحق محدث دہلوی

اور علامہ محمد بن یحییٰ حلی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِم تَحْرِیر فرماتے ہیں کہ ”حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہ 13 علوم میں تقریر فرمایا کرتے تھے۔“ ایک جگہ علامہ شعرانی قُدَسِ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ ”حضورِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مَدَرَسَہ عالیہ میں لوگ، آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے تفسیر، حدیث، فِقْہ اور عِلْمُ الْکَلَام پڑھتے تھے، دوپہر سے پہلے اور بعد دونوں وقت لوگوں کو تفسیر، حدیث، فِقْہ، کلام، اُصول اور نحو پڑھاتے تھے اور ظہر کے بعد قرأتوں کے ساتھ قرآن مجید پڑھاتے تھے۔“

(بہجۃ الاسرار، ذکر علمہ و تسمیۃ بعض شیوخہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص ۲۲۵)

مُفْتِی عِرَاق، مُحْیِ الدِّیْن شَیْخ ابوعَبْدُ اللّٰہ محمد بن علی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی، قُطْبِ رَبَّانِی قُدَسِ سِرُّہُ النُّوْرَانِی جلد رونے والے، نہایت خَوْف والے، بامیت، مُسْتَجَابِ الدَّعَوَات، کَرِیْمُ الْاَخْلَاق، مُوْثِقُ دِلِّیْنِ لِسَیْنِی والے، بُرِی باتوں سے دُور رہنے والے، حق کی طرف لوگوں سے زیادہ قریب ہونے والے، نفس پر قابو پانے والے، اِنْتِقَام نہ لینے والے، سائل کو نہ جھڑکنے والے، عِلْم سے مُهَذَّب (شائستہ) ہونے والے تھے، آدابِ شریعت آپ کے ظاہری اَوْصَاف اور حقیقت آپ کا باطن تھا۔“

(بہجۃ الاسرار، ذکر شی من شرائف اخلاقہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص ۲۰۱)

حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلسِ مبارک میں باوجود یہ کہ شُرکاءِ اِجْتِمَاع بہت زیادہ ہوتے تھے، لیکن آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آواز مبارک جیسی نزدیک والوں کو سنائی دیتی تھی ویسی ہی دُور والوں کو سنائی دیتی تھی یعنی دُور اور نزدیک والوں کے لئے آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آواز مبارک یکساں تھی۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر وعظہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص ۱۸۱) آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عِلْم و فَضْل کا یہ اثر تھا کہ جو شخص آپ کی صُحْبَت سے فِیْضِ یاب ہوتا اور آپ کے آگے زانوئے

تَلَمُّذ طے کرتا (یعنی آپ کی شاگردی اختیار کرتا)، وہ عِلْم و عرفان کی بلندیوں کو چھو لیتا۔ چنانچہ

فقر کی سیڑھی

شیخ جلیل، ابوصالح مغربی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَوِی کا بیان ہے کہ مجھے سید شیخ ابومدین رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا کہ بغداد میں سید عبد القادر جیلانی قُدس سَمَۃُ النُّوَرِ کے پاس جا کر فقر کی تَعْلیم حاصل کرو۔ چنانچہ میں نے بغداد کی طرف رَحْتِ سَفَر باندھا اور حضور شیخ سید عبد القادر جیلانی قُدس سَمَۃُ النُّوَرِ کے دربارِ گوہر بار میں حاضر ہوا اور آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی زیارت کی، میں نے اپنی پوری زندگی میں آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے زیادہ بارِ عِب اِسَان نہیں دیکھا تھا۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے مجھ سے لگاتار 120 دن تک ریاضت کرائی۔ پھر میرے پاس آکر مجھ سے اِشاد فرمایا: اے ابوصالح اُدھر دیکھو اور اُس سَمَت کی طرف اِشارہ فرمایا کہ جس سَمَتِ قِبَلہ تھا۔ پھر مجھ سے اِشاد فرمایا: کیا دیکھتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ کعبہ دیکھ رہا ہوں۔ پھر اِشاد فرمایا: کہ اُدھر دیکھو اور سُوئے مَغْرِب (مَغْرِب کی جانب) اِشارہ فرمایا۔ پھر پوچھا کیا دیکھتے ہو؟ میں نے عرض کی، اپنے شیخ ابومدین رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو دیکھ رہا ہوں۔ اِشاد فرمایا: کہاں جانے کی خواہش رکھتے ہو؟ اپنے شیخ کی خدمت میں یا کعبہ شریف میں؟ میں نے عرض کی: حضور اپنے شیخ کی بارگاہ میں مدین جانا چاہتا ہوں۔ فرمایا ایک قَدَم میں جانا چاہتے ہو یا جیسے آئے تھے ویسے جانا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی جیسے آیا تھا، ویسے ہی سَفَر کر کے جانا چاہتا ہوں۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اِشاد فرمایا: یہی بہتر ہے۔ پھر مجھ سے اِشاد فرمایا: اے ابوصالح! اگر تم فَقْر کو پانے کی تمنا رکھتے ہو تو سُنو! تم اُس وقت تک فَقْر کو نہیں پاسکتے جب تک کہ اُس کی سیڑھی پر نہ چڑھو اور اُس کی سیڑھی ”توحید“ ہے جو ہر ناپاکی اور گندگی کو دُور کر دیتی ہے۔ پھر آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے مجھ پر ایک نظر ڈالی تو میرا دل خواہشات اور تَفْکُرَات کی دُنیا سے اِس طرح صاف شَقَاف ہو گیا جیسے دن کے چھا جانے سے

تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں اور اُس ایک نظر کے صدقے میں مجھے نورِ باطن سے ہر ایک چیز دکھائی دینے لگی۔ (نزہۃ الخاطر الفاتر، ص ۷۷)

طلب کا منہ تو کس قابل ہے یا غوث
دوبائی یامُحیی الدِّین دوبائی
وہ سنگیں بدعتیں وہ تیزی کفر
خدارا ناخدا آ دے سہارا
جلا دے دیں جلا دے کفر و الحاد
ترا وقت اور پڑے یوں دین پر وقت
رہی ہاں شامتِ اعمال یہ بھی
غیورا! اپنی غیرت کا تصدّق
خدارا مرہم خاکِ قدم دے
نہ دیکھوں شکلِ مشکل تیرے آگے
تو ثوّت دے میں تنہا کامِ بسیار
ترے بابا کا پھر تیرا کرم ہے
رضا کا خاتمہ بالآخر ہو گا

مگر تیرا کرم کامل ہے یا غوث
بلا اسلام پر نازل ہے یا غوث
کہ سر پر تیغِ دل پر سیل ہے یا غوث
ہوا بگڑی بھٹورِ حائل ہے یا غوث
کہ تو محبی ہے تو قاتل ہے یا غوث
نہ تو عاجز نہ تو غافل ہے یا غوث
جو تو چاہے ابھی زائل ہے یا غوث
وہی کر جو ترے قابل ہے یا غوث
جگر زخمی ہے دل گھائل ہے یا غوث
کوئی مشکل سی یہ مشکل ہے یا غوث
بدن کمزور دل کاہل ہے یا غوث
یہ منہ ورنہ کسی قابل ہے یا غوث
تری رحمت اگر شامل ہے یا غوث

سلطانِ ولایت	غوثِ پاک
شہبازِ خطابت	غوثِ پاک
سرتاجِ شریعت	غوثِ پاک
ولیوں پہ حکومت	غوثِ پاک
فانوسِ ہدایت	غوثِ پاک
ہیں رب کی نعمت	غوثِ پاک

اللہ کی رحمت	غوثِ پاک
ہیں صاحبِ عزت	غوثِ پاک
مرحبایا غوثِ پاک	مرحبایا غوثِ پاک
مرحبایا غوثِ پاک	مرحبایا غوثِ پاک

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے اب عذابِ قبر میں مبتلا ایک شخص پر سرکارِ بغداد، حضورِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی کرم نوازی کا ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں۔

عذابِ قبر سے رہائی

ایک غمگین نوجوان نے آکر بارگاہِ غوثیت مآب رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ میں فریاد کی، یاسِیدی! میں نے اپنے والدِ مَرْحُوم کو خواب میں دیکھا، وہ کہہ رہے تھے، ”بیٹا! میں عذابِ قبر میں مبتلا ہوں، تُو سَیِّدنا شیخ عبدُ القادر جیلانی قُدِّسَ سَہُ الرِّیَّانِ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر میرے لئے دُعا کی درخواست کر۔“ یہ سُن کر سرکارِ بغداد، حضورِ غوثِ اَعْظَم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ اَکْبَر نے استفسار فرمایا، کیا تمہارے ابا جان میرے مَدْرَسے سے کبھی گزرے ہیں؟ اُس نے عرض کی، جی ہاں۔ بس آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ خاموش ہو گئے۔ وہ نوجوان چلا گیا۔ دُوسرے روز خوش خوش حاضرِ خِدْمَت ہوا اور کہنے لگا، یا مَرشد! آج رات والدِ مَرْحُوم سَبز حُلَّہ (سبز لباس) زَیْب تَن کئے، خواب میں تشریف لائے، وہ بے حد خوش تھے، کہہ رہے تھے، ”بیٹا! سَیِّدنا شیخ عبدُ القادر جیلانی قُدِّسَ سَہُ الرِّیَّانِ کی بَرکَت سے مجھ سے عذابِ دُور کر دیا گیا ہے اور یہ سَبز حُلَّہ بھی ملا ہے۔ میرے پیارے بیٹے! تُو اُن کی خِدْمَت میں رہا کر۔“ یہ سُن کر آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا، میرے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے، ”کہ جو مُسْلِمَان تیرے مَدْرَسے

سے گزرے گا، اُس کے عذاب میں تخفیف (کمی) کی جائے گی۔“ (بہجۃ الاسرار، ص ۱۹۴)

نزع میں، گور میں، میزناں پہ سرپل پہ کہیں

نہ جھٹے ہاتھ سے دامانِ معلّٰی تیرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے جہاں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں، حضورِ غوثِ پاک

رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا مقام و مرتبہ معلوم ہوا، وہیں یہ بھی پتا چلا کہ جس شخص کو اللہ والوں سے ادنیٰ سی

نسبت بھی حاصل ہو جائے، اس کے تو وارے ہی نیارے ہیں، جیسا کہ خود سرکارِ بغداد، حضورِ غوثِ

پاک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ارشاد فرمایا کہ: میرے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ تیرے

مدرّسے سے گزرنے والے مسلمان کے عذاب میں کمی کروں گا۔ سُبْحٰنَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ! ذرا سوچئے کہ

مدرّسے کے قریب سے گزرنے والے شخص کو حضورِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے کتنی مغمولی سی

نسبت حاصل ہے، مگر اس کے باوجود اس پر رَحْمَتِ الہی نازل ہو رہی ہے تو پھر اُن خوش نصیبوں پر فضل

خداوندی عَزَّوَجَلَّ کا کیا عالم ہو گا، جو حضورِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے مریدوں میں شامل ہو گا۔ شیخ

ابو سعود عبد اللہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں: ”ہمارے شیخ مُحْصٰی الدِّیْن عبد الْقَادِر جیلانی رَحْمَةُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اپنے مریدوں کے لئے قیامت تک اس بات کے ضامن ہیں کہ اُن میں سے کوئی بھی توبہ

کئے بغیر نہیں مرے گا۔“ (بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ و بشرام، ص ۱۹۱)

مُرِیْدِی لَا تَخَفْ کہہ کر تسلی دی غلاموں کو

قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوثِ اعظم کا

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوثِ اعظم کا

ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوثِ اعظم کا

بِیَّات و غم و افکار کیونکر گھیر سکتے ہیں
سروں پر نام لیوؤں کے ہے پنجہ غوثِ اعظم کا
ہماری لاج کس کے ہاتھ ہے بغداد والے کے
مصیبت ٹال دینا کام کس کا غوثِ اعظم کا
فرشتے مدرسے تک ساتھ پہنچانے کو جاتے تھے
یہ دربارِ الہی میں ہے رُتبہ غوثِ اعظم کا
عزیزو کر چکو تیار جب میرے جنازے کو
تو لکھ دینا کفن پر نام والا غوثِ اعظم کا
لحد میں جب فرشتے مجھ سے پوچھیں گے تو کہہ دوں گا
طریقہ قادری ہوں نام لیوا غوثِ اعظم کا
نِدا دے گا مُنادی حشر میں یوں قادریوں کو
کدھر ہیں قادری کر لیں نظارہ غوثِ اعظم کا
فرشتو روکتے ہو کیوں مجھے جنت میں جانے سے
یہ دیکھو ہاتھ میں دامن ہے کس کا غوثِ اعظم کا
جلیلِ قادری سو جان سے ہو قربان مُرشد پر
بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ غوثِ اعظم کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اِس دورِ پُر فتن میں، شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت
علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذات ہمارے لئے بہت

بڑی نعمت ہے، جو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مُرید ہوتا ہے، آپ اُسے غوثِ پاک کے دامنِ کرم سے وابستہ کر دیتے ہیں۔ جی ہاں، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سلسلہ قادریہ میں ہی مُرید کرواتے ہیں، میرا مشورہ ہے جو ابھی تک کسی بھی پیر صاحب کے مُرید نہیں ہوئے، وہ بلا تاخیر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے، غوثِ پاک کے مُریدوں میں شامل ہو جائیں اور جو کسی اور پیر صاحب کے مُرید ہیں، وہ بھی اگر چاہیں تو بیعتِ برکت یعنی (طالب) بھی ہو سکتے ہیں، اس طرح اپنے پیر صاحب کا فیض ملنے کے ساتھ ساتھ، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا فیض ملنا بھی شروع ہو جائے گا۔

بعض اوقات مختلف مواقعوں پر بیعت کرنے کا سلسلہ بھی ہوتا ہے، مثلاً مدنی چینل پر براہِ راست نشر ہونے والے بعض سلسلے، ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں کثیر عاشقانِ رسول قادری سلسلے میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، اس کے علاوہ مکتوب (Letter) اور Sms کے ذریعے بھی بیعت ہوا جاسکتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو غوثِ پاک بلکہ تمام اَوْلِیَاءِ اللہ رَحْمَتُہُمُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ سے سچی مَحَبّت و عقیدت رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مر حبا صد مر حبا! واہ کیا بات ہے غوثِ اعظم کی، آپ کی دعا سے تقدیریں بدل جاتی ہیں، بگڑے کام سنور جاتے ہیں، بیداری کا واقعہ خواب میں منتقل ہو جاتا ہے، میرے غوثِ پاک کا حُسن و جمال اللہ اللہ، تحصیلِ علم کے لئے آپ کی کوششیں مر حبا صد کروڑ مر حبا، کیا بات ہے غوثِ اعظم کی کہ بڑے بڑے علماء نے آپ کی شاگردی کا شرف پایا اور بڑے بڑے پیرانِ عظام نے آپ سے خرقہٴ خلافت کا اعزاز حاصل کیا، واہ کیا شان و عظمت ہے کہ آپ سے بے شمار کرامات کا ظہور ہوا، اللہ اللہ، لوگوں کے دل آپ کی مٹھی میں ہیں، جس کا دل چاہتے ہیں، اپنی جانب مائل فرما لیتے

ہیں، واہ کیا بات ہے غوثِ اعظم کی کہ آپ روشن ضمیر ہیں یعنی دلوں کی بات جان لیتے ہیں، جو کسی مصیبت میں آپ سے فریاد کرتا ہے، اُس کی مصیبت ٹل جاتی ہے، جو آپ کے وسیلے سے اللہ کی بارگاہ میں حاجت پیش کرتا ہے، وہ حاجت پوری ہو جاتی ہے، واہ کیا مرتبہ ہے کہ 12 سال کی دُوبی ہوئی بارات کو اللہ عز و جل کی عطا سے آپ تِرا دیتے ہیں، غوثِ پاک کی جلالتِ علمی، اللہ اکبر 13 علوم میں بیان فرمایا کرتے، مر حبا صد مر حبا! ہمارے غوثِ اعظم نرم دل والے، بُری باتوں سے دور رہنے والے تھے، سائل کو جھڑکتے نہ تھے، ہمیشہ شریعت کی پاسداری فرماتے، اجتماعِ غوثیہ میں جب آپ بیان فرماتے تو دور والے بھی یکساں بیان سنتے، کیا شان ہے کیا رتبہ ہے مر حبا مر حبا! کہ مدرسے کے قریب سے گزرنے والے کے عذاب میں کمی کی جاتی ہے، قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوثِ اعظم کا۔

سلطانِ ولایت	غوثِ پاک	ولیوں پہ حکومت	غوثِ پاک
شہبازِ خطابت	غوثِ پاک	فانوسِ ہدایت	غوثِ پاک
سرتاجِ شریعت	غوثِ پاک	ہیں رب کی نعمت	غوثِ پاک
اللہ کی رحمت	غوثِ پاک	ہیں باعثِ برکت	غوثِ پاک
ہیں صاحبِ عزت	غوثِ پاک	ہیں بحرِ سخاوت	غوثِ پاک
دریائے کرامت	غوثِ پاک	ٹل جائے مصیبت	غوثِ پاک
سر تا پا شرافت	غوثِ پاک	ہیں مخزنِ عظمت	غوثِ پاک
اے ماہِ ولایت	غوثِ پاک	ہو ہم پہ عنایت	غوثِ پاک
کمزور کی طاقت	غوثِ پاک	مجبور کی راحت	غوثِ پاک
ہو میری شفاعت	غوثِ پاک	دلو ایسے جنت	غوثِ پاک
دو شوقِ عبادت	غوثِ پاک	دو ذوقِ تلاوت	غوثِ پاک

نیک کی دوْ اُلفت	غوثِ پاک	عصیاں سے ہو نفرت	غوثِ پاک
سرکار کی اُلفت	غوثِ پاک	دو بدلیوں سے نفرت	غوثِ پاک
بے کس کی حمایت	غوثِ پاک	دو اپنی محبت	غوثِ پاک
ہو دُور یہ فرقت	غوثِ پاک	بے بس کی ہیں راحت	غوثِ پاک
مسکین کی دولت	غوثِ پاک	دے دیجئے قربت	غوثِ پاک
وہ آپ کی بیعت	غوثِ پاک	محتاج کی ثروت	غوثِ پاک
دو دید کا شربت	غوثِ پاک	جنوں پہ حکومت	غوثِ پاک
دے دو یہ سعادت	غوثِ پاک	میں کر لوں زیارت	غوثِ پاک
جب ہو مری رحلت	غوثِ پاک	میں دیکھ لوں ثربت	غوثِ پاک
دو جذبہ نِخدمت	غوثِ پاک	دیکھوں تری صورت	غوثِ پاک
	غوثِ پاک	دوں نیک کی دعوت	غوثِ پاک
مرحبایا غوثِ پاک		مرحبایا غوثِ پاک	
مرحبایا غوثِ پاک		مرحبایا غوثِ پاک	

آج ہم نے حضورِ غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْمَر کی شان و عظمت اور کرامات کے بارے میں سنا، سب سے پہلے ہم نے آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی یہ کرامت سنی کہ آپ کی دُعا کی بَرَکت سے ایک تاجر کی تقدیر بدل گئی اور وہ بہت بڑے نقصان سے بچ گیا، ہمیں بھی چاہئے کہ بزرگوں کی بارگاہ میں حاضر ہوں تو اپنے لئے دُعا کی درخواست ضرور کریں۔ اس کے بعد ہم نے حضورِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے مبارک خلیے اور آپ کے مقام و مرتبے کے بارے میں سنا کہ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ گندمی رنگت کے مالک تھے اور نہایت ہی حسین و جمیل تھے، نیز بہت ذہین ہونے کے علاوہ اپنے زمانے کے علما و مشائخ میں

سب سے بلند مرتبے پر فائز تھے۔ اس کے بعد ہم نے غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی یہ کرامت بھی سنی کہ ایک شخص نے مُشْکِلِ وَقت میں جنگل کے اندر آپ کو پکارا تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اس کی مدد فرمائی اور اُس شخص کے گم شدہ اُونٹ مل گئے۔ اس واقعے پر ذہن میں پیدا ہونے والے اس شیطانی وسوسے کی کاٹ بھی سنی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی سے مدد نہیں مانگنی چاہئے اور وہ یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تو قرآنِ کریم میں دوسروں سے مدد مانگنے کی نہ صرف اجازت مَرَحمت فرمائی ہے بلکہ قادرِ مُطلق ہونے کے باوجود بذاتِ خود اپنے بندوں کو دینِ حق کی مدد کے لئے ترغیب بھی اِرشاد فرمائی ہے۔ اس کے بعد ہم نے غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی ایک مشہور کرامت سنی کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے 12 سال قبل دریا میں ڈوبی ہوئی ایک کشتی کو مسافروں سمیت باہر نکالا۔ آپ کی اس کرامت کو دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہوئے۔ اس کے بعد ہم نے حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے علمی مقام و مرتبے کے بارے میں بھی سنا کہ آپ 13 علوم میں تَقْرِیر فرماتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی حُضُورِ غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَکْبَر کے صَدَقے عِلْم دین کا ذوق و شوق عطا فرمائے اور سُنّتوں کا باعَمَل مبلغ بنائے۔

امین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجلسِ تَوْقِیت کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریکِ دعوتِ اسلامی کم و بیش 95 سے زائد شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھو میں مچا رہی ہے، انہی شعبہ جات میں سے ایک شعبہ ”مجلسِ تَوْقِیت“ بھی ہے۔ تَوْقِیت سے مراد وہ عِلْم ہے جس کی مدد سے دنیا کے کسی بھی مقام کے لیے نمازِ پنجگانہ، طُلُوع و غُرُوب، نِصْفُ النِّہَار اور مِثْلِ اوّل و ثانی وغیرہ کے اوقات معلوم کئے جاتے ہیں، نیز دُرست سَمَتِ قبلہ کا تَعَيُّن کیا جاتا ہے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت، پروانہٴ شمعِ رسالت، مولانا شاہ، امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن نے اپنے ایک مکتوب میں اِس عِلْم کی اَہَمِّیَّت

کے مُتعلّق فرمایا: ”عَلَّامہ ابنِ حجر مکی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی نے ”الدَّوَّاجِر“ میں اس (علم) کو فَرَضِ کِفَایَہ لکھا ہے۔ (مکاتیب ملک العلماءِ قلمی، حیات ملک العلماء ص ۸، مطبوعہ ادارہ معارف نعمانیہ لاہور) نماز کی صحت کا مسئلہ ہو یا روزہ کی دُرستی کا، ان کے احکام علمِ تَوْقِیت کے مَرُہُون ہیں، اوقاتِ صَوْم و صَلوٰۃ کی مَعْرِفَت درکار ہو یا صَحیح سَمَتِ قِبَلہ کا تَعَلُّق، اس علم کے بغیر ممکن نہیں، اگرچہ مسجد کی عمارت سے سَمَتِ قِبَلہ معلوم تو ہو سکتی ہے مگر قبلہ رُو مسجد تَغییر کرنے کے لیے بھی تو اس فن کا جاننا ضروری ہے۔ چنانچہ، اس علم کی اہمیت و اِفَادِیت کے پیشِ نظر تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت باقاعدہ ایک مجلس قائم ہے، جس کا کام اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے عظیم جذبے کے تحت اس علم کو بروئے کار لاتے ہوئے مختلف مقامات کے اوقاتِ صَوْم و صَلوٰۃ کے درست نقشہ جات تیار کرنے کے ساتھ ساتھ اس علم کو عام کرنا بھی ہے۔ چنانچہ ۱۴۲۲ھ بمطابق 2006ء سے تَخَصُّصِ فِی الْفِقْہِ اور تَخَصُّصِ فِی الْفُنُون کے درجات میں باقاعدہ تدریس کا سلسلہ جاری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ مجلسِ تَوْقِیت نے اب تک نہ صرف علمِ تَوْقِیت کے اُصُول و قوانین کے مطابق بے شمار شہروں کے اَوْقَاتِ الصَّلٰوۃ کے نقشہ جات تیار کئے ہیں بلکہ اس سلسلے میں مزید ایک قدم بڑھاتے ہوئے تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مجلسِ آئی ٹی کے تعاون سے ایک ایسا سافٹ ویئر بنام ”اَوْقَاتِ الصَّلٰوۃ“ بھی مُتعارف کروایا ہے جو کمپیوٹر اور موبائل وغیرہ پر نمازوں کے دُرست وقت کی نشاندہی میں حد درجہ مُفید ہے۔ چنانچہ کمپیوٹر سافٹ ویئر کے ذریعے دنیا بھر کے تقریباً 27 لاکھ مقامات جبکہ موبائل اپیلی کیشن کے ذریعے تقریباً 10 ہزار مقامات کے لئے درست اوقاتِ نماز و سَمَتِ قِبَلہ باسانی معلوم کئے جاسکتے ہیں۔

نِظَامُ الْاَوْقَات سے مُتعلّق کسی بھی قسم کا مسئلہ یا تجویز ہو تو مجلس کے اراکین و ذِمّہ داران سے عالمی مدنی مرکزِ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کے فون نمبر پر یا انٹرنیٹ کے ذریعے اس مجلس کی ویب

سائٹ (prayer@dawateislami.net) پر رابطہ فرما سکتے ہیں۔ مکتب کے مخصوص اوقات میں توفیق مکتب میں بالمشافہ رہنمائی بھی لی جاسکتی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ میں جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ مدنی کاموں میں حصّہ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیاں کرنے، گناہوں سے بچنے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے بارہ مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کرنا بھی ہے۔ یقین مانئے ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کرنے میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اجتماع میں ہونے والا سنتوں بھرایان اور اختتام پر ہونے والی اجتماعی دعا کی تو کیا ہی برکات ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب، ”فیضانِ سنت“ کے صفحہ 195 تا 196 پر ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ ”بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تا کہ ان کو کسی قسم کی وحشت نہ ہو۔“ (حلیۃ الاولیاء ج ۶ ص ۵ حدیث ۶۲۲، از غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۲۰۳) اس روایت سے معلوم ہوا کہ اجتماع میں سنتوں بھرایان کرنے والا تو ہے ہی فائدے میں، لیکن اگر کوئی وہاں بھلائی کی باتیں سیکھنے کی نیت سے چلا جائے تو وہ بھی بیان کردہ اس فضیلت سے حصّہ پاسکتا ہے۔ اسی طرح اجتماع کے اختتام پر ہونے والی دعا کی بھی کیا ہی بات ہے۔ کیا معلوم کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کتنے نیک بندے اس دعا میں شریک ہوتے ہیں، مقتول ہے کہ نیک بندوں کے ساتھ کی جانے والی دُعا بسا اوقات مغفرت

کا سبب بن جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی شرح الصدور میں نقل کرتے ہیں: حضرت سیدنا یزید بن ہارون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں: میں نے حضرت سیدنا ابواسحق محمد بن یزید واسطی علیہ رحمۃ اللہ القوی کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: میری مغفرت کر دی۔ میں نے پوچھا: مغفرت کا کیا سبب بنا؟ فرمایا: ایک مرتبہ حضرت سیدنا ابو عمرو لبصری علیہ رحمۃ اللہ القوی جمعہ کے دن ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے اور دعا کی تو ہم نے اُمین کہی، بس اسی لیے مغفرت ہو گئی۔ (شرح الصدور ص ۲۸۲، کتاب المناجات مع موسوعۃ ابن ابی الدنیا ج ۳/۵۶، رقم ۳۳۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نیک بندوں کے ساتھ دُعا میں شرکت بہت بڑی سعادت ہے۔ لہذا سنتوں بھرے اجتماع وغیرہ کی ”دُعا“ میں دل جمعی کے ساتھ شرکت کیجیے، نہ جانے کس کی قربت، کس کی صحبت اور کس کی رقت آمیز اُمین کی برکت سے اپنا بیڑا پار ہو جائے۔ آئیے! دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں دعاؤں کی قبولیت کے متعلق ایک مدنی بہار پیش خدمت ہے۔ چنانچہ

اجتماع میں دُعا کی برکت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 504 صفحات پر مشتمل کتاب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ صفحہ 230 پر شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ باب المدینہ (کراچی) کے علاقے ”نیا آباد“ کی ایک اسلامی بہن کے حلیفہ بیان کا خلاصہ ہے کہ میرے ایک بھائی جو کہ عرب شریف کے شہر ”ریاض“ میں بحیثیت ڈرائیور ملازمت کر رہے ہیں۔ ایک دن ڈرائیونگ کے دوران خطرناک حادثہ ہوا اور وہ بے ہوش ہو گئے۔ دماغی چوٹیں اتنی زیادہ تھیں کہ بچنے کی اُمید نہ رہی۔ ہم لوگ مجبور تھے اُن

کو دیکھنے بھی نہ جاسکتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کیا کرتی تھی۔ میں نے بھائی جان والی پریشانی اپنے علاقے کی ایک اسلامی بہن کو بتائی۔ انہوں نے مجھے دلا سے دیا اور مشورہ دیا کہ اسی طرح پابندی سے اجتماع میں شرکت کر کے خوب دُعا کیا کرو۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اجتماع میں کی جانے والی دعاؤں کی برکت سے تین ماہ کے اندر اندر بھائی جان نے بات چیت شروع کر دی۔ ڈاکٹر بھی حیران رہ گئے کیونکہ دماغی چوٹیں بہت زیادہ تھیں اور بظاہر بچنے کی امید بہت کم تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اجتماعات کی برکات پر میری عقیدت اور زیادہ مضبوط ہوئی۔

شفائیں ملیں گی، بلائیں ٹلیں گی یقیناً ہے برکت بھرا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سیہ کارو آؤ گناہوں کو دے گا چھڑا مَدَنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سُنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مُصْطَفٰی جانِ رحمت، شمعِ ہدایت، نَوْ شہِ بزمِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سنت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔⁽³⁾

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”یا نبی اللہ“ کے نو حُرُوف کی نسبت سے ناخُن کاٹنے کے 9 مَدَنی پھول

﴿1﴾ جُمعہ کے دن ناخن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمعہ کا انتظار نہ کیجئے (دُرِّمُخْتَار ج ۹ ص ۶۲۸) ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمعہ کے دن ناخن ترشوائے (کاٹے) تو رحمتِ آئینگی اور گناہ جائیں گے (دُرِّمُخْتَار، رَدُّ الْمُفْتَاح ج ۹ ص ۶۲۸، بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۲۲۵، ۲۲۶) ﴿2﴾ ہاتھوں کے ناخن کاٹنے کے منقول طریقے کا خلاصہ پیش خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ اب آخر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔ (دُرِّمُخْتَار ج ۹ ص ۶۴۰، اِخِيَاءُ الْفُلُوم ج ۱ ص ۱۹۳) ﴿3﴾ پاؤں کے ناخن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن کاٹ لیجئے، پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیا سمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ (دُرِّمُخْتَار ج ۹ ص ۶۴۰، اِخِيَاءُ الْفُلُوم ج ۱ ص ۱۹۳) ﴿4﴾ جنابت کی حالت (یعنی غسل فرض ہونے کی صورت) میں ناخن کاٹنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۸) ﴿5﴾ دانت سے ناخن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے برّص یعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۸) ﴿6﴾ ناخن کاٹنے کے بعد ان کو دُفَن کر دیجئے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۸) ﴿7﴾ ناخن کا تراشہ (یعنی کٹے ہوئے ناخن) بیتُ الحَمَاء یا غَسَلِ خَانِے میں ڈال دینا مکروہ ہے کہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۸) ﴿8﴾ بدھ کے دن ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں کہ برّص یعنی کوڑھ ہو جانے کا اندیشہ ہے البتہ اگر اُتالیس (39) دن سے نہیں کاٹے تھے، آج بدھ کو چالیسواں دن ہے اگر آج نہیں کاٹا تو چالیس دن سے زائد ہو جائیں گے تو اس پر واجب ہو گا کہ آج ہی کے دن کاٹ لے اس لیے کہ چالیس دن سے زائد ناخن رکھنا ناجائز و مکروہ تحریمی ہے۔ (تفصیلی معلومات کے لیے فتاویٰ رضویہ، مَحْرَج جلد 22 صفحہ 574، 685 ملاحظہ فرمائیے) ﴿9﴾ لمبے ناخن شیطان کی نشست گاہ ہیں یعنی ان پر شیطان بیٹھتا ہے۔ (اتحاف السَّادَةِ لِلزَّيْبِي ج ۲ ص ۶۵۳)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتب، بہارِ شریعت حصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صفحات کی کتاب ”سنّتیں اور آداب“ ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنّتیں سیکھئے، تین دن کے لیے ہر مہینے چلیں، قافلے میں چلو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد